باب: 16

فَصِیحُ خَطِیبُ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ایسے پیغمبر ہیں جو شان امیت سے ممتاز ہیں۔ آپؐ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات سے براہ راست فیض یاب ہیں، چناں چہ علم لدنی سے سرفراز ہیں۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس قوم میں پیدا ہوئے جس کو اپنی فصاحت و بلاغت کا بڑا دعویٰ تھا۔ وہ خود کو عرب یعنی فصیح اور دوسروں کو عجم یعنی گونگا کہتے تھے۔ لہٰذا قرآن مجید کو ان کے لیے معجزہ بنایا گیا۔ عرب یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ اس کلام میں فصاحت و بلاغت کے ساتھ ساتھ جو سلاست اور روانی ہے وہ کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ یقیناً یہ ایک آسمانی کتاب ہی ہے۔ قرآن کا سب سے بڑا اعجاز یہ ہے کہ اس کو سمجھ کر پڑھنے والوں کے لیے اس کا ہر لفظ تحقیق و تفسیر کا ایک سمندر لیے ہوئے ہے۔ جب کہ بغیر سمجھے پڑھنے والوں کے لیے بھی یہ کلام اللہ، اتنا ہی دلکش اور باعث طمانیت ہے۔ پھر یہ کتاب جس پر نازل ہوئی وہ علم نبوت کے مرتبے پر فائز ایسی ہستی ہے کہ اس کے "فصیح" ہونے میں کیا کلام ہو سکتا ہے؟ آنحضرتؐ کا خود اپنے بارے میں ارشاد ہے:

وما یمنعنی - وانما انزل القرآن بلسانی - لسان عربی مبین

انا افصح العرب - بیدانی من قریش - و نشات فی بنی سعد

{میرے لیے کیا رکاوٹ ہے۔ بے شک قرآن مجید میری عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔

میں تمام عربوں سے بڑھ کر فصیح ہوں۔ اس کے علاوہ میں قبیلہ قریش سے ہوں۔

اور میری پرورش بنو سعد میں ہوئی۔ (حوالہ: الجامع الکبیر)}

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث مبارکہ کے ضخیم مجموعات کی ہر حدیث بہترین اظہار بیان، فصاحت اور بلاغت کی منہ بولتی تصویر ہے۔ آپؐ کا ہر بیان ایسا تھا کہ جسے اللہ کی جانب سے محبوب و مقبول ہونے کا شرف بخشا گیا۔ آپؐ کا یہ ارشاد بلاشبہ برحق ہے کہ:

اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمْ

{میں عرب اور عجم میں سب سے زیادہ فصیح ہوں}

اُ وْتِیْتُ جَوَامِعَ ا لْکَلِمِ

{مجھے بہتر اظہار بیان کی صلاحیت دی گئی ہے}

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: "آپؐ سب سے زیادہ مختصر کلام کرنے والے تھے۔ اختصار کے ساتھ آپؐ کا کلام حسب ضرورت اور جامع ہوتا تھا۔ آپ جوامع الکلم کے انداز میں بات کرتے تھے، جس میں نہ فالتو بات ہوتی نہ کوئی نقص۔ یوں لگتا جیسے الفاظ ایک دوسرے کے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں۔ آپؐ کے کلام میں وقفہ ہوتا، جس سے سننے والا آپؐ کی بات حفظ کر لیتا۔ بغیر ضرورت کے آپؐ بات نہ کرتے' ناپسندیدہ بات آپؐ کبھی نہ کرتے۔ خوشی اور ناراضگی میں حق بات ہی کہتے۔ جو شخص اچھی بات نہ کرتا اس سے آپؐ کنارہ کشی اختیار کرتے۔ مجبوراً کسی ناپسندیدہ چیز کا نام لینا پڑتا تو اشارات و کنایات سے کام لیتے"۔

آنحضورؐ کی ہر بات میں اتنا اثر ہوتا کہ آپؐ کی ہر بات کو اور ہر حکم کو بلا حیل و حجت قبول کر کے اس پر فوراً عمل کرنے میں کسی کو بھی تامل نہیں ہوتا۔ اس کے ثبوت میں ہمارے سامنے ایک مشہور واقعہ ہے جس میں حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں ابو طلحہؓ کے پاس کام کرتا تھا اور ان کے پاس آئے لوگوں کو شراب پلایا کرتا تھا۔ اُن دنوں کھجور سے شراب بنائی جاتی تھی۔ جوں ہی ابو طلحہؓ نے رسول معظمؐ کا یہ حکم سنا کہ رسول اللہ کے حکم سے شراب حرام کر دی گئی ہے تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ "باہر جا اور اس شراب کو لے جا کر بہا دے"۔ چناں چہ میں نے ایسے ہی کیا۔ اُس دن مدینہ کی گلیوں میں اسی طرح شراب بہنے لگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطابات میں بھی اسی طرح کی دلکشی ملتی ہے جیسے کہ آپؐ کے ارشادات میں حلاوت و بلاغت۔ آپؐ کی ہر تقریر نہایت پر تاثیر ہوتی۔ ظاہر ہے کہ ایسا دلکش اسلوب بیان فیضان الٰہی کے سبب ہی ممکن ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرتؐ نے تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں اس قدر تاثیر تھی کہ پہلے ایسا بیان کبھی نہیں سنا۔ دوران تقریر آپؐ نے فرمایا اے لوگو! جو میں جانتا ہوں اگر وہ سب کچھ تم جانتے، تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ جب آپؐ نے یہ فقرہ ادا فرمایا تو حاضرین دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اور انہوں نے اپنے چہروں پر کپڑے ڈال لئے۔ اسی کے پیش نظر نبی مکرمؐ کا ایک نام نامی نَاطِقٌ بھی ہے، جس کے معنی ہیں بات کرنے پر قادر ہستی۔

اسی طرح حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریر فرمائی جس میں قبر اور عالم برزخ کے حالات وواقعات بیان فرمائے۔ آپؐ کے بیان میں اس قدر تاثیر تھی کہ حاضرین محفل پر رقت طاری ہو گئی اور لوگ رونے لگے۔

آنحضورؐ کا کلام وخطبہ اس قدر واضح اور آسان ہوتا کہ ہر شخص کے ذہن میں بات بآسانی اتر جاتی۔ یہ آپؐ کے انداز تکلم اور فصاحت وبلاغت کا ہی نتیجہ تھا کہ دین اسلام ترقی کے زینے پر تیزی سے چڑھتا چلا گیا اور لوگ آپؐ کے اخلاق کریمانہ کو دیکھ کر دین اسلام کو جوق در جوق قبول کرنے لگے۔ اگر کوئی بڑے سے بڑا کافر ومشرک بھی آپؐ کے سامنے آتا تو اس پر آپؐ کا کلام حاوی ہو جاتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اولین خطبے میں نبوت کا اعلان فرماتے ہوئے قریش مکہ اور عرب وعجم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا: "کوئی بھی خبر لانے والا اپنوں سے جھوٹ نہیں کہتا۔ اور اگر بفرض محال میں سب دنیا والوں کو دھوکا دیتا تو تمھیں پھر بھی کبھی دھوکا نہیں دیتا۔ قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں، جسے تمہاری طرف خصوصاً بھیجا گیا ہے اور باقی تمام انسانوں کی طرف بھی بھیجا گیا ہوں۔ واللہ! تم اسی طرح مر جاؤ گے جس طرح تم سوتے ہو اور اسی طرح اُٹھو گے جس طرح تم بیدار ہوتے ہو۔ تمہیں اپنے اعمال کا حساب دینا ہی ہو گا۔ پھر بھلائی کا بدلہ بھلائی اور برائی کا بدلہ برائی ہو گا۔ پھر یا تو ہمیشہ کے لئے جنت ہو گی یا جہنم"۔ (حوالہ: ابن الاثیر: الکامل، ص:۲۷)

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ حجۃ الوداع بلاشبہ انسانی حقوق کا " مثالی منشور اعظم " ہے۔ ذی قعدہ 10AH/632AD میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہلا اور آخری حج تھا۔ اسی حوالے سے اسے ’’حجۃ الوداع‘‘ کہا جاتا ہے۔

ایک یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ آخری حج تھا۔ دوسرے یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس خطبہ میں ارشاد فرمایا:

وَاللَّهِ لاَ أَدْرِي لَعَلِّي لاَ أَلْقَاكُمْ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا

{یہ میری تم سے آخری اجتماعی ملاقات ہے، شاید اس مقام پر اس کے بعد تم مجھ سے نہ مل سکو}

اس اجتماع میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد ایک لاکھ چوبیس ہزار (124,000) سے ایک لاکھ چوالیس ہزار (144,000) انسانوں کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ 9 ذوالحجہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفات کے میدان میں تمام مسلمانوں سے خطاب فرمایا۔ یہ خطبہ تمام اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔ اور اسلام کے سماجی، سیاسی اور تمدنی اصولوں کا جامع منشور ہے، اس خطبہ کے اہم نکات حسب ذیل ہیں۔

❖ خطبہ حجۃ الوداع

- سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ ہم اسی کی حمد کرتے ہیں۔ اسی سے مدد چاہتے ہیں۔ اس سے معافی مانگتے ہیں۔ اسی کے پاس توبہ کرتے ہیں اور ہم اللہ ہی کے ہاں اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے تو پھر کوئی اسے بھٹکا نہیں سکتا اور جسے اللہ گمراہ کردے اس کو کوئی راہ ہدایت نہیں دکھا سکتا۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اس کا بندہ اور رسول ہے۔
- اللہ کے بندو! میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی تاکید اور اس کی اطاعت پر پُرزور طور پر آمادہ کرتا ہوں اور میں اپنی اسی بات سے ابتدا کرتا ہوں۔
- لوگو! میری باتیں سن لو۔ مجھے کچھ خبر نہیں کہ میں تم سے اس مقام پر اس سال کے بعد پھر کبھی ملاقات کر سکوں۔ ہاں جاہلیت کے تمام دستور آج میرے پاؤں کے نیچے ہیں۔ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر، سفید کو سیاہ پر اور سیاہ کو سفید پر کوئی فضیلت نہیں، مگر تقویٰ کے سبب سے۔
- خدا سے ڈرنے والا انسان مومن ہوتا ہے اور اس کا نافرمان شقی۔ تم سب کے سب آدم کی اولاد میں سے ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔
- یہ شہر مکہ ہے۔ یہ ذی الحجہ کا مہینہ ہے۔ اور آج کا دن قربانی کا دن ہے۔ جس طرح آج کے دن کی حرمت تمھارے اس شہر میں اور تمھارے اس مہینہ میں ہے، اسی طرح تمھارے خون اور تمھارے مال اور تمھاری عزت ایک دوسرے پر حرام ہے۔

Siddiqui Publications

- دیکھو! عنقریب تمہیں خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹتے رہو۔ میں جاہلیت دور کے قتلوں کے تمام جھگڑے بھولتا ہوں۔ پہلا خون جو باطل کیا جاتا ہے وہ ربیعہ بن حارث عبدالمطلب کے بیٹے کا ہے۔
- اگر کسی کے پاس امانت ہو تو وہ اسے اس کے مالک کو ادا کر دے۔اور اگر سود ہو تو اسے ختم کر دیا گیا ہے۔ہاں! تمہارا سرمایہ مل جائے گا۔نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔اللہ نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ سود ختم کر دیا گیا۔اور سب سے پہلے میں عباس بن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں۔
- تمہاری اس زمین میں شیطان اس طرف سے مایوسی میں مبتلا ہو گیا ہے کہ اب اسے پوجا نہیں جاتا۔ تاہم وہ دیگر چھوٹے گناہوں میں اپنی اطاعت کئے جانے پر بہت خوش ہے۔ لہٰذا لوگو! اپنا دین اس سے محفوظ رکھو۔
- اللہ کی کتاب میں مہینوں کی تعداد اسی دن سے بارہ ہے جب اللہ نے زمین و آسمان پیدا کئے تھے ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین تو ذیقعدہ، ذوالحجہ اور محرم لگاتار ہیں،اور رجب تنہا ہے۔
- لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔خدا کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا اور خدا کے کلام سے تم نے ان کا جسم اپنے لیے حلال بنایا ہے۔ تمہارا حق عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو نہ آنے دیں لیکن اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسی مار مارو جو نمودار نہ ہو اور عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھلاؤ،اچھی طرح پہناؤ۔
- تمہارے غلام تمہارے ہیں۔جو خود کھاؤ ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔
- خدا نے وراثت میں ہر حقدار کو اس کا حق دیا ہے۔اب کسی وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔لڑکا اس کا وارث جس کے بستر پر پیدا ہو،زناکار کے لیے پتھر اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔
- عورت کو اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر لینا جائز نہیں۔ قرض ادا کیا جائے۔ عطیہ لوٹا دیا جائے۔ ضامن،تاوان کا ذمہ دار ہے۔
- مجرم اپنے جرم کا آپ ذمہ دار ہے۔باپ کے جرم کا بیٹا ذمہ دار نہیں اور بیٹے کے جرم کا،باپ ذمہ دار نہیں۔

Sidiqui Publications

- اگر کٹی ہوئی ناک کا کوئی حبشی بھی تمہارا امیر ہو اور وہ تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔
- لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی نبی ہے اور نہ کوئی جدید امت پیدا ہونے والی ہے۔ خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز ادا کرو۔ سال بھر میں ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو۔ ایک بار خانہ خدا کا حج بجالاؤ۔
- میں تم میں ایک چیز چھوڑتا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو گمراہ نہ ہو گے۔ وہ کیا چیز ہے؟ وہ ہے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ۔

اس جامع خطبہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

لوگو! قیامت کے دن خدا میری نسبت پوچھے گا تو کیا جواب دو گے؟ صحابہ نے عرض کی کہ ہم کہیں گے کہ آپؐ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا۔ آپ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور فرمایا: "اے خدا تو گواہ رہنا، اے خدا تو گواہ رہنا، اے خدا تو گواہ رہنا"۔ اور اس کے بعد آپ نے ہدایت فرمائی کہ جو حاضر ہیں وہ ان لوگوں کو یہ باتیں پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں۔

نبی مکرمؐ کے دیے گئے خطبہ حجۃ الوداع کو اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس منشور میں کسی گروہ کی حمایت کوئی نسلی، قومی مفاد کسی قسم کی ذاتی غرض وغیرہ کا کوئی شائبہ تک نظر نہیں آتا۔

----- Ö -----

Siddiqui Publications